هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم آیاته و یزکیهم
اردو ترجمہ
حیات القلوب
جلد دوم
مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ
مترجم
مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

فرمایا ہاں ہاں سلمانؓ ہم اہلبیتؑ میں سے ہیں۔ اور اُن کے سوا دُنیا کہاں پیدا کر سکتی ہے کسی کو جو لقمانؑ حکیم کے مانند ہو۔ وُہ علمِ اوّل اور علمِ آخر کے جاننے والے تھے۔ عرض کی یا حضرتؐ مجھے عمارؓ کا حال سُنایئے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ وُہ ایسے تھے جن کا گوشت اور خون خدا نے آتشِ دوزخ پر حرام کر دیا ہے اور اُن کے گوشت و خون میں سے کسی کو جہنم کی آگ چھُو نہیں سکتی۔ عرض کی یا حضرتؐ مجھے حذیفہ ابن الیمان کے حال سے آگاہ کیجئے۔ حضرتؐ نے فرمایا وُہ ایسے تھے جو منافقوں کے نام جانتے تھے اور اگر اُن سے حدودِ الٰہی کے بارے میں دریافت کرو گے تو اُن کو عارف و دانا پاؤ گے۔ عرض کی یا حضرتؐ کچھ اپنے بارے میں فرمایئے۔ حضرتؐ نے فرمایا جب میں حضرت رسُولِ خداؐ سے دریافت کرتا تھا تو آپ اپنے علوم بتاتے تھے۔ اور خاموش رہتا تھا تو حضرتؐ خود سے ابتدا کر کے سرفراز فرمایا کرتے تھے۔

بسندِ معتبر روایت ہے کہ ایک گروہ جناب امام رضا علیہ السلام کے دروازہ پر حاضر ہُوا اور کہا ہم لوگ امیرالمومنینؑ کے شیعہ ہیں۔ حضرتؑ نے اُن کو حاضری کی اجازت نہ دی اور ایک عرصہ تک اُن سے ملاقات نہ کی۔ جب ایک مدت کے بعد اُن کو حاضری کی اجازت دی تو اُن لوگوں نے شکایت کی کہ اتنے دنوں تک آپ نے ہم سے ملنا پسند نہ فرمایا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ کیونکہ تم کو آنے سے منع نہ کرتا حالانکہ تم جھُوٹا دعوےٰ کرتے ہو کہ ہم شیعۂ امیرالمومنینؑ ہیں اور آنحضرتؑ کے شیعہ نہ تھے مگر حسنؑ و حسینؑ و سلمانؓ و ابوذرؓ و مقدادؓ، عمارؓ اور محمدؓ بن ابی بکر۔ یہ وُہ لوگ تھے جنہوں نے اُن میں سے کسی امر کی مخالفت نہ کی جن کی حضرتؑ نے اُن کو ہدایت کی تھی۔

شیخ طوسی نے بسندِ معتبر حسین اسباط سے روایت کی ہے وُہ کہتے ہیں کہ مَیں نے جناب امیرؑ سے سُنا جبکہ وُہ حضرتؑ جنگِ صفین کی طرف متوجہ تھے۔ حضرتؑ فرما رہے تھے کہ خداوندا اگر میں یہ جانوں کہ تیری خوشنودی اس میں ہے کہ مَیں اپنے تئیں اس پہاڑ سے گرا دوں تو ضرور گرا دوں گا۔ اور اگر تیری رضا اس میں ہے کہ آگ جلا کر اُس میں جل جاؤں تو ضرور جل جاؤں گا۔ اور مَیں اہلِ شام سے جنگ نہیں کر رہا ہوں مگر تیری خوشنودی کے لیئے اور اُمید وار ہوں کہ مجھے تُو نا اُمید نہ کرے گا اُس سے جس کا قصد میں نے کیا ہے۔

سید ابن طاؤس نے مخالفوں کے طریقہ سے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ایک روز رسُول اللہؐ نے فرمایا کہ بہشت میری اُمت میں سے چار شخصوں کی مشتاق ہے اور آنحضرتؐ کا رُعب مانع ہُوا کہ مَیں حضرتؐ سے دریافت کروں کہ وُہ کون لوگ ہیں۔ مَیں ابوبکر کے پاس گیا اور اُن سے کہا کہ آپ حضرتؐ سے دریافت کیجیے۔ ابوبکر نے کہا کہ مَیں اُن چاروں اشخاص میں اگر نہ ہُوا تو بنی تیم مجھ کو سرزنش کریں گے۔ یہ سُن کر مَیں عمر کے پاس گیا اور اُن سے کہا کہ آپ پُوچھیے۔ اُنہوں نے بھی یہی کہا کہ اگر مَیں اُن میں سے نہ ہُوا تو بنی عدی مجھ کو طعنہ دیں گے۔ پھر مَیں عثمان کے پاس گیا۔ اور اُن سے خواہش کی کہ وُہ دریافت کریں۔ اُنہوں نے بھی کہا کہ اگر مَیں اُن میں سے نہ ہُوا تو بنی اُمیہ مجھ کو ملامت کریں گے۔ آخر مَیں حضرت علیؑ کی خدمت میں گیا وُہ حضرتؑ اپنے باغ میں پانی دے رہے تھے۔ مَیں نے کہا کہ جناب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بہشت

چار اشخاص کی مشتاق ہے۔ مَیں آپ سے التماس کرتا ہوں کہ حضرتؐ سے دریافت فرمایئے کہ وُہ کون لوگ ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ خدا کی قسم مَیں اُن سے پُوچھوں گا۔ مَیں اگر اُن چار شخصوں میں ہُوا تو خدا کا شکر کروں گا اور اگر اُن میں میرا شمار نہ ہُوا تو خدا سے سوال کروں گا کہ مجھے اُن میں سے قرار دے اور میں اُن کو دوست رکھوں گا۔ غرض حضرتؑ روانہ ہوئے اور مَیں بھی آپؑ کے ساتھ چلا۔ جب ہم آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچے تو دیکھا کہ حضورؐ کا سرِ اقدس دحیۂ کلبی کی گود میں ہے۔ جب دحیہ کلبیؓ نے امیرالمومنینؑ کو دیکھا تعظیم کے لیئے اُٹھے اور اُن کو سلام کیا اور کہا لو اپنے پسرِ عم کے سر کو اے امیرالمومنینؑ کہ تم مجھ سے زیادہ سزاوار ہو۔ جب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیدار ہوئے اور اپنا سر علیؑ کی گود میں دیکھا تو فرمایا کہ اے علیؑ شاید تم کسی حاجت کے لیئے آئے ہو۔ انہوں نے عرض کی میرے باپ ماں آپ پر فدا ہوں یا رسُول اللہؐ جب میں یہاں آیا تو دیکھا کہ آپؐ کا سرِ مُبارک دحیہ کلبیؓ کی گود میں تھا۔ تو وُہ اُٹھے اور مجھے سلام کر کے بولے کہ اپنے پسرِ عم کے سر کو گود میں لو۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم نے پہچانا کہ وُہ کون تھے عرض کی دحیہ کلبیؓ تھے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ وُہ جبرئیلؑ تھے جنہوں نے تم کو امیرالمومنینؑ کہا۔ جناب امیرؑ نے کہا میرے باپ ماں آپ پر فدا ہوں یا رسُول اللہؐ انس نے مجھے بتایا کہ آپ نے فرمایا کہ بہشت میری اُمت میں سے چار شخصوں کی مشتاق ہے لہٰذا فرمایئے کہ وُہ کون کون ہیں۔ حضرتؐ نے جناب امیرؑ کی طرف اشارہ کیا اور تین مرتبہ فرمایا کہ خدا کی قسم تم اُن میں سے پہلے ہو۔ پھر جناب امیرؑ نے عرض کی میرے باپ ماں آپ پر فدا ہوں یا رسُول اللہؐ اور وُہ تین اشخاص کون ہیں؟ حضرتؐ نے فرمایا کہ وُہ مقدادؓ، سلمانؓ اور ابوذرؓ ہیں۔

ابن ادریس نے بسندِ معتبر مفضل سے روایت کی ہے۔ وُہ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت صادقؑ سے ایک جماعت کے بارے میں دریافت کیا جو آنحضرتؐ کے بعد مرتد ہو گئی تھی۔ مَیں ہر ایک کا نام لے رہا تھا اور حضرتؑ فرماتے جاتے تھے کہ دُور ہو میرے پاس سے یہاں تک کہ مَیں نے حذیفہؓ بن مسعود کا نام لیا۔ حضرتؑ نے ہر ایک کے بارے میں یُوں ہی فرمایا۔ پھر فرمایا کہ اگر ان لوگوں کو معلوم کرنا چاہتے ہو جن کے دلوں میں مطلق شک داخل نہیں ہوا تو وُہ ابوذرؓ، مقدادؓ اور سلمانؓ تھے۔

عیاشی نے بسندِ معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دُنیا سے رحلت فرمائی چار اشخاص علیؑ بن ابی طالب، مقدادؓ، سلمانؓ اور ابوذرؓ کے سوا سب مرتد ہو گئے۔ راوی نے پُوچھا عمارؓ کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا اگر اُن کو پُوچھتے ہو جن کے دلوں میں مُطلق شک داخل نہ ہُوا ہو تو وُہ یہی تین اشخاص تھے۔

امام حسنؑ عسکری کی تفسیر میں مذکور ہے کہ ایک روز صبح کو آنحضرتؐ مسجد میں تشریف فرما تھے اور مسجد صحابہ سے بھری ہوئی تھی۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کس شخص نے آج اپنے برادر مومن کی اپنی شان کے شایان مدد کی؟ امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ مَیں نے۔ حضرتؐ نے پُوچھا کیا مدد کی؟ جناب امیرؑ نے عرض کی کہ میرا گذر عمارؓ یاسر کی طرف ہُوا ایک یہودی اُن سے لپٹا ہُوا تھا جس کا تیس درم عمارؓ کے ذمہ قرض تھا جب عمارؓ نے مجھ کو دیکھا تو کہا اے برادرِ رسُول اللہؐ یہ یہودی مجھ سے لڑ رہا ہے اور مجھے اذیت پہنچاتا ہے اور